https://www.afkareislami.com

(۳۵) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بَعْدَ مَقْتَلِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ بِمِصْرَ:

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ مِصْرَ قَدِ افْتُتِحَتْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ قَدِ اسْتُشْهِدَ، فَعِنْدَ اللهِ نَحْتَسِبُهٗ وَلَدًا نَّاصِحًا، وَ عَامِلًا كَادِحًا، وَ سَيْفًا قَاطِعًا، وَ رُكْنًا دَافِعًا. وَ قَدْ كُنْتُ حَثَثْتُ النَّاسَ عَلٰى لَحَاقِهٖ، وَ اَمَرْتُهُمْ بِغِيَاثِهٖ قَبْلَ الْوَقْعَةِ، وَ دَعَوْتُهُمْ سِرًّا وَّ جَهْرًا، وَ عَوْدًا وَّ بَدْءًا، فَمِنْهُمُ الْاٰتِیْ كَارِهًا، وَ مِنْهُمُ الْمُعْتَلُّ كَاذِبًا، وَ مِنْهُمُ الْقَاعِدُ خَاذِلًا.

اَسْئَلُ اللهَ اَنْ يَّجْعَلَ لِیْ مِنْهُمْ فَرَجًا عَاجِلًا، فَوَاللهِ! لَوْ لَا طَمَعِیْ عِنْدَ لِقَآئِیْ عَدُوِّیْ فِی الشَّهَادَةِ، وَ تَوْطِيْنِیْ نَفْسِیْ عَلَى الْمَنِيَّةِ، لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّاۤ اَبْقٰى مَعَ هٰٓؤُلَآءِ يَوْمًا وَّاحِدًا، وَ لَاۤ اَلْتَقِیَ بِهِمْ اَبَدًا.

مکتوب (۳۵)

مصر میں محمد ابن ابی بکر کے شہید ہو جانے کے بعد عبد اللہ ابن عباس کے نام:

مصر کو دشمنوں نے فتح کر لیا اور محمد ابن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ شہید ہو گئے۔ ہم اللہ ہی سے اجر چاہتے ہیں اس فرزند کے مارے جانے پر کہ جو ہمارا خیرخواہ، سرگرم کارکن، تیغ بران اور دفاع کا ستون تھا، اور میں نے لوگوں کو ان کی مدد کو جانے کی دعوت دی تھی اور اس حادثہ سے پہلے ان کی فریاد کو پہنچنے کا حکم دیا تھا، اور لوگوں کو علانیہ اور پوشیدہ بار بار پکارا تھا، مگر ہوا یہ کہ کچھ آئے بھی تو با دلِ ناخواستہ اور کچھ حیلے حوالے کرنے لگے، اور کچھ نے جھوٹ بہانے کر کے عدم تعاون کیا۔

میں تو اب اللہ سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے ان کے ہاتھوں سے جلد چھٹکارا دے۔ خدا کی قسم! اگر دشمن کا سامنا کرتے وقت مجھے شہادت کی تمنا نہ ہوتی اور اپنے کو موت پر آمادہ نہ کر چکا ہوتا تو میں ان کے ساتھ ایک دن بھی رہنا پسند نہ کرتا اور انہیں ساتھ لے کر کبھی دشمن کی جنگ کو نہ نکلتا۔

--☆☆--

(۳۶) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰۤى اَخِيْهِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ ذِكْرِ جَيْشٍ اَنْفَذَهٗ اِلٰى بَعْضِ الْاَعْدَآءِ، وَهُوَ جَوَابُ كِتَابٍ كَتَبَهٗ اِلَيْهِ عَقِيْلٌ:

فَسَرَّحْتُ اِلَيْهِ جَيْشًا كَثِيْفًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَمَّا بَلَغَهٗ ذٰلِكَ شَمَّرَ هَارِبًا وَّ

مکتوب (۳۶)

جو امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بھائی عقیل ابن ابی طالب کے خط کے جواب میں لکھا ہے، جس میں کسی دشمن کی طرف بھیجی ہوئی ایک فوج کا ذکر کیا گیا ہے:

میں نے اس کی طرف مسلمانوں کی ایک بھاری فوج روانہ کی تھی۔ جب اس کو پتہ چلا تو وہ دامن گردان کر بھاگ کھڑا ہوا اور پشیمان ہو کر

https://www.afkareislami.com

نَكَصَ نَادِمًا، فَلَحِقُوْهُ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، وَ قَدْ طَفَلَتِ الشَّمْسُ لِلْاِيَابِ، فَاقْتَتَلُوْا شَيْئًا كَلَا وَ لَا، فَمَا كَانَ اِلَّا كَمَوْقِفِ سَاعَةٍ، حَتّٰى نَجَا جَرِيْضًا بَعْدَ مَاۤ اُخِذَ مِنْهُ بِالْمُخَنَّقِ، وَ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ غَيْرُ الرَّمَقِ، فَلَاْيًا بِلَاْيٍ مَا نَجَا.

پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ سورج ڈوبنے کے قریب تھا کہ ہماری فوج نے اسے ایک راستہ میں جا لیا اور نہ ہونے کے برابر کچھ جھڑپیں ہوئی ہوں گی، اور گھڑی بھر ٹھہرا ہو گا کہ بھاگ کر جان بچا لے گیا، جبکہ اسے گلے سے پکڑا جا چکا تھا، اور آخری سانسوں کے سوا اس میں کچھ باقی نہ رہ گیا تھا، اس طرح بڑی مشکل سے وہ بچ نکلا۔

فَدَعْ عَنْكَ قُرَيْشًا وَّ تَرْكَاضَهُمْ فِي الضَّلَالِ، وَ تَجْوَالَهُمْ فِي الشِّقَاقِ، وَ جِمَاحَهُمْ فِي التِّيْهِ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى حَرْبِيْ كَاِجْمَاعِهِمْ عَلٰى حَرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلِيْ، فَجَزَتْ قُرَيْشًا عَنِّي الْجَوَازِيْ، فَقَدْ قَطَعُوْا رَحِمِيْ، وَ سَلَبُوْنِيْ سُلْطَانَ ابْنِ اُمِّيْ.

تم قریش کے گمراہی میں دوڑ لگانے، سرکشی میں جولانیاں کرنے اور ضلالت میں منہ زوری دکھانے کی باتیں چھوڑ دو۔ انہوں نے مجھ سے جنگ کرنے میں اسی طرح ایکا کیا ہے جس طرح وہ مجھ سے پہلے رسول ﷺ سے لڑنے کیلئے ایکا کئے ہوئے تھے۔ خدا کرے ان کی کرنی ان کے سامنے آئے! انہوں نے میرے رشتے کا کوئی لحاظ نہ کیا اور میرے ماں جائے کی حکومت مجھ سے چھین لی۔

وَ اَمَّا مَا سَئَلْتَ عَنْهُ مِنْ رَّاْيِيْ فِي الْقِتَالِ، فَاِنَّ رَاْيِيْ فِيْ قِتَالِ الْمُحِلِّيْنَ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ، لَا يَزِيْدُنِيْ كَثْرَةُ النَّاسِ حَوْلِيْ عِزَّةً، وَ لَا تَفَرُّقُهُمْ عَنِّيْ وَحْشَةً.

اور جو تم نے جنگ کے بارے میں میری رائے دریافت کی ہے تو میری آخر دم تک رائے یہی رہے گی کہ جن لوگوں نے جنگ کو جائز قرار دے لیا ہے ان سے جنگ کرنا چاہیے۔ اپنے گرد لوگوں کا جمگھٹا دیکھ کر میری ہمت نہیں بڑھتی اور نہ ان کے چھٹ جانے سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔

وَ لَا تَحْسَبَنَّ ابْنَ اَبِيْكَ وَ لَوْ اَسْلَمَهُ النَّاسُ مُتَضَرِّعًا مُّتَخَشِّعًا، وَ لَا مُقِرًّا لِّلضَّيْمِ وَاهِنًا، وَ لَا سَلِسَ الزِّمَامِ لِلْقَآئِدِ، وَ لَا وَطِئَ الظَّهْرِ لِلرَّاكِبِ الْمُتَقَعِّدِ، وَ لٰكِنَّهٗ كَمَا قَالَ اَخُوْ بَنِيْ سُلَيْمٍ:

دیکھو! اپنے بھائی کے متعلق چاہے کتنا ہی لوگ اس کا ساتھ چھوڑ دیں، یہ خیال کبھی نہ کرنا کہ وہ بے ہمت و ہراساں ہو جائے گا، یا کمزوری دکھاتے ہوئے ذلت کے آگے جھکے گا، یا مہار کھینچنے والے ہاتھ میں بآسانی اپنی مہار دے دے گا، یا سوار ہونے والے کیلئے اپنی پشت کو مرکب بننے دے گا، بلکہ وہ تو ایسا ہے جیسا قبیلہ بنی سلیم والے نے کہا ہے:

https://www.afkareislami.com

فَاِنْ تَسْئَلِيْنِيْ كَيْفَ اَنْتَ؟ فَاِنَّنِيْ
صَبُوْرٌ عَلٰى رَيْبِ الزَّمَانِ صَلِيْبُ
يَعِزُّ عَلَيَّ اَنْ تُرٰى بِيْ كَآبَةٌ
فَيَشْمَتَ عَادٍ اَوْ يُسَآءَ حَبِيْبُ

-----☆☆-----

''اگر تم مجھ سے پوچھتی ہو کہ کیسے ہو تو سنو کہ میں زمانہ کی سختیاں جھیل لے جانے میں بڑا مضبوط ہوں۔ مجھے یہ گوارہ نہیں کہ مجھ میں حزن وغم کے آثار دکھائی پڑیں کہ دشمن خوش ہونے لگیں اور دوستوں کو رنج پہنچے''۔

--☆☆--

۱؎ تحکیم کے بعد جب معاویہ نے قتل وغارت کا بازار گرم کیا تو ضحاک ابن قیس فہری کو چار ہزار کے لشکر کے ہمراہ حضرتؑ کے مقبوضہ شہروں پر حملہ کرنے کیلئے روانہ کیا۔ حضرتؑ کو جب اس کی غارت گریوں کا علم ہوا تو آپؑ نے اہل کوفہ کو اس کے مقابلہ کیلئے ابھارا، مگر انہوں نے حیلے بہانے شروع کر دیئے۔ آخر حجر ابن عدی کندی چار ہزار جنگجوؤں کو لے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے مقام تدمر میں اس کو جالیا۔ دونوں فریق میں کچھ ہی جھڑپیں ہوئی تھیں کہ شام کا اندھیرا پھیلنے لگا اور وہ اس سے فائدہ اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ عقیل ابن ابی طالب مکہ میں عمرہ بجالانے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ضحاک حیرہ پر حملہ کرنے کے بعد صحیح وسالم بچ نکلا ہے اور اہل کوفہ جنگ سے جی چھوڑ بیٹھے ہیں اور ان کی تمام سرگرمیاں ختم ہو گئی ہیں تو آپ نے نصرت وامداد کی پیش کش کرتے ہوئے عبید الرحمٰن ابن عبید ازدی کے ہاتھ ایک مکتوب حضرتؑ کی خدمت میں روانہ کیا جس کے جواب میں حضرتؑ نے یہ مکتوب تحریر فرمایا ہے جس میں اہل کوفہ کے رویہ کا شکوہ اور ضحاک کے فرار کا تذکرہ کیا ہے۔

☆☆☆☆☆